ادبیات

غزل

از

(جناب الم مظفر نگری)

اس بھید سے کسی کی نظر آشنا نہیں
جلوہ نما تو ہے وہ مگر خود نما نہیں

سر گشتۂ خیالِ فنا و بقا نہیں
جس دل کا زندگی میں کوئی مدعا نہیں

رتبہ شناس زندگیٔ عشق کا نہیں
وہ دل کہ جس کو شوق گناہِ وفا نہیں

اپنی حقیقتوں سے ابھی آشنا نہیں
عارف تو ہے تو عارف باطل ہوا نہیں

مقصد حیاتِ عشق کا پورا ہوا نہیں
سینے میں آدمی کے ابھی دل بنا نہیں

نیرنگیٔ حجاب ہے پردہ اٹھا نہیں
وہم غلط میں آنکھ مری مبتلا نہیں

ابھریں گے راہِ عشق میں مٹ مٹ کے ادھر بھی
یہ نشانِ سجدہ سر نقشِ پا نہیں

کیوں آگیا ہے ذہنِ رسا کے فریب میں
جس کو تو کہہ رہا ہے خدا وہ خدا نہیں

پہچانتا ہوں تجھ کو تجلیٔ حسنِ دوست
کیا تو ظہور جلوۂ بے رنگ کا نہیں

شبنم گلوں سے وقتِ سحر کہہ کے اڑ گئی
وہ راز جس سے اہلِ چمن آشنا نہیں

تکلیفِ خواب دے نہ مجھے اے شبِ لحد
مدت ہوئی کہ نیند سے میں آشنا نہیں

جاتا نہیں ہے کعبۂ مقصود کی طرف
وہ راستہ کہ جس میں کوئی بت کدا نہیں

یوں ہیں خطائیں فردِ عمل میں لکھی ہوئیں
گویا کہ ان میں ایک بھی میری خطا نہیں

پیغامِ شوق لے کے جو آئی تھی اے الم
اب وہ نظر بھی دل میں خلش آزما نہیں